الدرس الثاني
دوسرا درس

الموت
موت کا بیان

موت کے بارے میں کچھ اور چیزوں کی طرف اشارہ مناسب ہے:

۲-انسان کی موت کا وقت غیر معروف ہے اسے اللہ تعالی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، کوئی نہیں جانتا اُسے کب مرنا ہے، یا کس جگہ مرنا ہے، کیونکہ یہ علم غیب کا معاملہ ہے جس کی خبر صرف اور صرف اللہ تعالی کو ہے۔

۳-جب موت آجاتی ہے نہ اُسے روکا جاسکتا ہے نہ دیر کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس سے فرار ممکن ہے اللہ تعالی کا فرمان ہے: "ہر امت کا ایک وقت مقررہ ہے اور جب وہ مقررہ وقت آجاتا ہے تو نہ ایک گھڑی اس سے لیٹ ہوسکتے ہیں اور نہ ایک گھڑی پہلے"۔[الأعراف:٣٤]

۴- مومن کی موت کا منظر یوں ہوتا ہے کہ ملک الموت {موت کا فرشتہ} خوبصورت شکل میں اس کے پاس آتا ہے، خوشبو عمدہ ہوتی ہے اُس کے ساتھ رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں، جو مرنے والے کو جنت کی خوشخبری دے رہے ہوتے ہیں، اللہ تعالی نے فرمایا: "(واقعی) جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ ہے اور پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو"۔[فصِّلت:٣٠]

- اور کافر کی موت کا منظر یوں ہوتا ہے کہ ملک الموت ڈراونی شکل بناکر اُس کے پاس آتا ہے، اُس کا چہرہ کالا سیاہ ہوتا ہے اُس کے ساتھ عذاب کے فرشتے ہوتے ہیں، جو عذاب کی خبر دے رہے ہوتے ہیں، اللہ تعالی نے فرمایا: "اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہونگے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھارہے ہونگے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو، آج تمہیں ذلت کی سزا دی جائے گی اس سبب سے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے تھے"۔[الأنعام:٩٣]

- اور موت کے ساتھ ہی حقیقت کھل جاتی ہے اور ہر انسان کے سامنے نتیجہ کھل کر آجاتا ہے۔اللہ تعالی فرماتا ہے: "حتی کہ جب ان میں سے کسی کی موت ہو جاتی ہے تو کہتا ہے: 'اے رب! مجھے واپس جانے دے، شاید کہ میں پیچھے جا کر نیک عمل کروں' ہرگز نہیں یہ تو بس منہ کی بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے ان لوگوں کے پیچھے عالم برزخ ہے جہاں وہ بعثت کے دن تک رہیں گے"۔[المؤمنون:٩٩، ١٠٠]

جب موت آجاتی ہے تو کافر اور گناہگار آرزو کرتا ہے کہ اسے دنیا میں واپس جانے دیا جائے تاکہ وہ نیک اعمال کرسکے، لیکن وقت گذرنے کے بعد اب ندامت اور افسوس کسی کام کا نہیں، اللہ تعالی نے فرمایا: "اور تو دیکھے گا کہ ظالم لوگ عذاب کو دیکھ کر کہہ رہے ہوں گے کہ کیا واپس جانے کی کوئی راہ ہے"۔[الشُّورى:٤٤]

۵- یہ اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر رحمت ہے کہ جس شخص نے موت سے پہلے 'لا الہ الا اللہ' کہا وہ جنت میں داخل ہوگیا، آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے دنیا میں آخری بات 'لا الہ الا اللہ' کہی وہ جنت میں داخل ہوگیا"۔[سنن ابی داود ح ٣١١٦، شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے]۔

اس لئے کہ ایسے کڑے وقت وہی شخص 'لا الہ الا اللہ' کہتا ہے جو ایمان کے ساتھ مخلص ہوتا ہے البتہ جو شخص مخلص نہیں ہوتا، وہ سکرات الموت کی سختی کی وجہ سے ایسی بات سے غافل ہوجاتا ہے۔لہذا جو شخص قریب المرگ انسان کے پاس ہو وہ اسے 'لا الہ الا اللہ' کی تلقین کرتا رہے، اس لئے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مرنے والوں کو 'لا الہ الا اللہ' کی تلقین کرتے رہو"۔[صحیح مسلم ٩١٦، ٩١٧]۔

البتہ اس بارے میں زبردستی نہیں کرنی چاہیئے کہ کہیں وہ تنگ آکر غلط بات نہ کہہ دے۔